



سوال

(506) بیع بالمضاربت کی تعریف کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بیع بالمضاربت کی تعریف کیا ہے اور اس کے انعقاد کے مکمل شرائط کیا ہیں ہمارے یہاں غریب طبقہ کے لوگ مہاجن سے اس شرط پر ادھار لاتے ہیں کہ تیار کردہ مال پر فی تھان آنہ یاد و آنہ کمیشن دیں گے پھر اپنا کاروبار کرتے ہیں مال کا مالک اپنی اصلی رقم کے ساتھ باہم معینہ منافع لیتا ہے گھاٹے اور نقصان سے اس کا کوئی مطلب نہیں کیا یہ صورت جائز اور بیع بالمضاربت سے ہے یا نہیں؟

(حمید اللہ محمدی گوپانج، ضلع اعظم گڑھ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بیع مضاربت کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص کی رقم ہو اور دوسرے کی محنت ہو، صورت مرقومہ بیع مضاربت نہیں ہے بلکہ دلالی ہے، (۲۶ مارچ ۲۰۲۳ء ص ۳)

مسئلہ :-

کوئی شخص کسی مفلس شخص سے یہ بات کہے کہ میں تجھ کو سو روپے لپنے پاس سے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تو تجارت کر، اور چار آنے فی روپیہ مجھ کو نفع دینا، کسی سے اسی شرط پر دلوادے تو صورت اولیٰ میں دو حال سے خالی نہیں کہ یا قرض کے طریق سے دیا ہو سو روپیہ پھر اس میں چار آنے یا کم و بیش لپنے واسطے نفع ٹھہر لے تو یہ رہا سو ہے، کل قرض جرنفعا فور یو اذ فی الہدایہ وغیرہ۔ اور یہ جو

(تولہ کل قرض جرنفعا حاصل ماقال الریضی اندہ اخرجہ الحارث عن ابی اسامۃ فی سندہ البواہیم فی جزءہ المعروف عن علی مرفوعا و ابن عدی فی الکامل من جابر وسندہما ضعیف و رد ابن ابی شیبہ فی مصنفہ حدیثا ابوالخالد الاحمر عن حجاج عن عطاء قال کانوا یحرمون کل قرض جرنفعا انتہی نصب الرایۃ جلد ۶ ص ۱۹۸ و فی التلخیص حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نبی عن قرض جرنفعا و فی روایۃ کل قرض جرنفعا فور باقال عمر بن بدر فی المغنی لم یصح فیہ شیء و اما امام الحرمین فقال انه صح و تبعنا الغزالی وقد رواہ الحارث بن ابی اسامۃ فی سندہ من حدیث علی باللفظ الاول و فی اسنادہ سوار بن مصعب و وہو مترک و رواہ الیہسی فی المرفوع عن فضالہ نم عبید موقوفاً بللفظ کل قرض جرنفعا فهو وجہ من).



بطور شرکت مضاربت کے سو روپے دینے ہوں تو اس صورت میں نفع بان خود بانصفا نصف مقرر کر لے، یا دوثلث رب المال اور ایک ثلث مضارب یعنی روپیہ والا، اور محنت تجارت میں کرنے والا لے لے، تو اس طرح سے عقد مضاربت صحیح اور درست ہے اور جو صاحب مال اپنے واسطے نفع معین کر لے کہ پانچ روپے یا دس روپے مثلاً میں لے لیا کرونگا باقی نفع تم لے جاؤ تو یہ صورت مضاربت فاسد کی ہے طع شرکت ہے رواں نہیں چنانچہ تمام کتب فقہ ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہے اور صورت ثانیہ دلوافینے میں غیر سے اپنی معرفت سے تو اس صورت میں دلوافینے والا محض اجنبی ہے اور جو شخص متوسط کسی طرح سے مستحق نفع کا نہیں ہو سکتا،

کمالا مستحق الاجنبی نفعاً والعقد کذا فی العنایہ وغیرہا

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شناسیہ امرتسری

جلد 2 ص 453

محدث فتویٰ